ہندو کی نعت

(اور)

منقبت

از جناب چودھری دلّو رام صاحب کوثری

مرتبہ

مصوّر فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی دہلوی

جولائی سنہ ۱۹۲۴ء میں

حلقہ مشائخ بک ڈپو دہلی نے شایع کیا

باہتمام محبوب المطابع دہلی چھپا

قیمت ۴/

۷۸۶ هو الکل یا معین

ہندو کی نعت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جناب چودھری دلورام صاحب کوثری ساکن ناندڑی ضلع حصار پنجاب۔ کا نعتیہ کلام رسالہ صوفی اور اکثر رسائل و اخبارات میں چھپا کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی شان میں بھی انہوں نے بہت سے منظوم مناقب لکھے ہیں۔ وہ بہت بے تعصب ہندو ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت ہے۔

آجکل کے زمانہ میں جبکہ آریہ سماج نے ہندو مسلمانوں کے آپس میں جدائی اور عناد کی آگ بھڑکا دی ہے میں رسالہ صوفی سے اس نعتیہ کلام کو چھانٹ کر شائع کرتا ہوں اسکے بعد چودھری دلورام صاحب کوثری کا بقیہ کلام بھی دوسرے رسالہ میں شائع کر دیا جائے گا۔

مسلمان قوم چودھری دلورام صاحب کوثری کے مخلصانہ کلام کی جسقدر عزت کرے کم ہے اور میں مسلم قوم کی دلی شکر گزاری ہی ظاہر کرنے کے لئے چودھری صاحب کا یہ کلام شائع کرتا ہوں۔ راقم حسن نظامی درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہیؒ دہلی۔ ذیقعدہ ۱۳۴۲؁ھ جون ۱۹۲۴؁ء

توہی توہے

گلستاں اور بیاباں میں توہی تو ہے توہی تو ہے
دلِ رنجور و شاداں میں توہی تو ہے توہی تو ہے

کبھی الجھا دیا خود کو کبھی سلجھا لیا خود کو
کسی کی زلفِ پیچاں میں توہی تو ہے توہی تو ہے

کہیں ہے آنکھ عاشق کی کہیں دیدارِ جاناں ہے
بہارِ حسنِ تاباں میں توہی تو ہے توہی تو ہے

کبھی زمزم میں جا ڈوبا کبھی گنگا میں آ نکلا
کہ ہندو اور مسلماں میں توہی تو ہے توہی تو ہے

کہیں تو پیرِ مکتب ہے کہیں ہے طفلِ ابجد خواں
کتابوں میں دبستاں میں توہی تو ہے توہی تو ہے

کہیں ٹیچر کی گھر کی ہے کہیں شاگرد کی خدمت
معلّم اور طفلاں میں توہی تو ہے توہی تو ہے

مسدس میں مخمس میں رباعی میں تغزّل میں
غرض ہر ایک دیواں میں توہی تو ہے توہی تو ہے

جو ڈھونڈا **کوثری** نے تجھکو پایا ہر جگہ یارب
عیاں میں اور پنہاں میں توہی تو ہے توہی تو ہے

عشقِ محمدؐ

تھا مجھے عشقِ محمدؐ جبکہ یہ عالم تھا
بس خدا ہی تھا خدا حوّا نہ تھی آدم نہ تھا

چاند سورج آسماں تارے زمیں دریا نہ تھے
گُل نہ تھا گلشن نہ تھا اور قطرۂ شبنم نہ تھا

انقلابِ دہر کا قانون تھا حرفِ فنا
تھی خوشی معدوم بالکل اور پیدا غم نہ تھا

دفترِ پیدائش و اموات قطعی بند تھا
محفلِ شادی نہ تھی اور خانۂ ماتم نہ تھا

برہم و درہم مرقع تھا جہانِ ہیچ کا
بادشاہ کوئی نہ تھا اور سکّۂ درہم نہ تھا

آب و آتش صنعتِ تحلیل میں محلول تھے
خاک میں یہ خاکساری اور ہوا میں دم نہ تھا

عاشق و معشوق کا رازِ محبت تھا نہاں
مونس و ہمدم نہ تھا اور آشنا محرم نہ تھا

کوثریؔ اُس وقت بھی تھا مجھکو عشقِ مصطفےٰ
آجکل جیسا ہے عشق ایسا ہی تھا کچھ کم نہ تھا

ہے ظلمت میں آبِ بقا یا محمدؐ

مدینے میں مجھکو بلا یا محمدؐ
ذرا اپنا کوچہ دکھا یا محمدؐ

نہ فرقت میں مجھکو رلا یا محمدؐ
نہ عاشق کو اپنے ستا یا محمدؐ

مجھے لوگ کہتے ہیں دیوانہ تیرا
کہوں اور کیا ماجرا یا محمدؐ

نہ کھولوں گا برقِ تجلّی سے آنکھیں
تصوّر ہے تیرا سدا یا محمدؐ

خدا تیرا عاشق ۔ تو عاشق خدا کا
میں تم دونوں پر ہوں فدا یا محمدؐ

خدا کی خدائی میں تجھسا نہیں ہے
تو یکتا ہے بعد از خدا یا محمدؐ

نہیں بادشاہوں کی کچھ مجھکو پروا
ترے در کا ہوں میں گدا یا محمدؐ

نہ رندوں سے صحبت نہ زاہد سے رغبت
مرا حال کیا یہ ہوا یا محمدؐ

میں تیرا بنا ہوں مرا تو بھی بن جا
مرا کون ہے دوسرا یا محمدؐ

تمہاری بدولت خدا مجھکو بخشے
ہو مقبول میری دعا یا محمدؐ

ترا کوثری رہتا ہے ہندوؤں میں
ہے ظلمت میں آبِ بقا یا محمدؐ

نبیؐ کے واسطے سب کچھ بنا ہے

عظیم الشان ہے شانِ محمدؐ
خدا ہے مرتبہ دانِ محمدؐ

کُتب خانے کئے منسوخ سارے
کتابِ حق ہے قرآنِ محمدؐ

نبیؐ کے واسطے سب کچھ بنا ہے
بڑی ہے قیمتی جانِ محمدؐ

شریعت اور طریقت اور حقیقت
یہ تینوں ہیں کنیزانِ محمدؐ

فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں
غلامانِ غلامانِ محمدؐ

نبیؐ کا نطق ہے نطق الٰہی
کلامِ حق ہے فرمانِ محمدؐ

خدا کا نور ہے نورِ پیمبرؐ
خدا کی شان ہے شانِ محمدؐ

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ
یہی ہیں چار یارانِ محمدؐ

علیؓ ان میں وصی مصطفےٰؐ ہے
علیؓ ہے رنگِ بستانِ محمدؐ

علیؓ کا نفس ہے نفسِ پیمبرؐ
علیؓ کی جان ہے جانِ محمدؐ

علیؓ و فاطمہؓ شبیرؓ و شبرؓ
بسا ان سے گلستانِ محمدؐ

بتاؤں کوثریؔ کیا شغل اپنا
میں ہوں ہردم ثنا خوانِ محمدؐ

جپا کرتے ہیں ہم محمدؐ محمدؐ

شہنشاہِ اعظم محمدؐ محمدؐ
رسولِ دو عالم محمدؐ محمدؐ

زباں کا یہی ہے اشارہ لبوں کو
کہیں مل کے باہم محمدؐ محمدؐ

بہنگامِ معراج چرچا یہی تھا
فلک پر تھا پیہم محمدؐ محمدؐ

وہ ہے ابنِ آدم وہ ہے فخرِ آدم
مکرّم معظّم محمدؐ محمدؐ

یہ دعویٰ سے کہتا ہوں سب کو سُنا کر
خدا کا ہے محرم محمدؐ محمدؐ

اگرچہ نبیؐ آخری ہے وہ لیکن
ہے سب سے مقدّم محمدؐ محمدؐ

رہائی ہو غم سے اگر کوئی بندہ
پکارے دمِ غم محمدؐ محمدؐ

ہے لازم کہ ہر ایک مسلم کہے یوں
نبیؐ ہے مُسلّم محمدؐ محمدؐ

صلہ ہو یہی نعت گوئی کا میری
خدا خوش ہو خُرّم محمدؐ محمدؐ

الٰہی مرے مُنہ میں جب تک زباں ہو
زباں پر ہو ہر دم محمدؐ محمدؐ

وظیفہ یہی کوثری جی سے اپنا
جپا کرتے ہیں ہم محمدؐ محمدؐ

:)(:•:)(:

خدا جب ہے محمدؐ کا

کرے ہندو بیاں اس طرز سے تو وصف احمدؐ کا
مسلماں مان جائیں لوہا سب تیغ مہنّد کا

جُدا کیا لامِ دلّو رام ہے میمِ محمدؐ سے
تعلّق سو طرح کا ہے مشدّد سے مشدّد کا

محمدؐ اور دلّو رام میں نقطہ نہیں کوئی
کہ ہے مدّاح اور ممدوح میں یہ ربط کس حد کا

کبھی گنگا میں آ ڈوبا کبھی کوثر پہ جا نکلا
پتہ کچھ بھی نہیں مخصوص درویشِ مجرّد کا

یہی ہر چار عنصر کا اشارہ ہے کہ لے رستہ
مدینے کا نجف کا کربلا کا اور مشہد کا

محمدؐ کی شفاعت پر یقیں تھا نعت گو یونکو
کسی نے قافیہ باندھا نہیں اب تک جو شائد کا

لکھوں کیا **کوثری** میں کونسا قصہ ہے اب باقی
محمدؐ جب خدا کا ہے خدا جب ہے محمدؐ کا

اللہ کا دیدار ہے دیدارِ محمّد

اللہ غنی رونقِ بازارِ محمّد
معبودِ جہاں بھی ہے خریدارِ محمّد

آیا ہے حدیثوں میں نبیؐ نورِ خدا ہی
اللہ کا دیدار ہے دیدارِ محمّد

پھر کس لئے یارب میں ہوؤں دارُوئے صحت
اچھا ہے مسیحا سے بھی بیمارِ محمّد

کیا مجھکو ضرورت ہے کہ قرآن پڑھوں میں
ہے یاد مجھے مصحفِ رخسارِ محمّد

میں کون ہوں کیا شے ہوں میری گنتی وہاں کیا
جبریلؑ سے ہیں خادمِ سرکارِ محمّد

ہے جنسِ معاصی کا بہا نقدِ شفاعت
زاہد سے رہا اچھا گنہگارِ محمّد

خالی کسی صورت میں بھی وہ جا نہیں سکتا
بخشش کا جو امت سے ہے اقرارِ محمّد

سادات زمانے میں جہاں جاؤ وہاں ہیں
کیا باغِ جہاں میں بسا گلزارِ محمّد

سنتا ہوں کہ کہتے ہیں یہی دیکھنے والے
اللہ کا دربار ہے دربارِ محمّد

کچھ عشقِ پیمبرؐ میں نہیں شرطِ مسلماں
ہے کوثریؔ ہندو بھی طلبگارِ محمّد

محبوبِ الٰہی سے ہے یارانہ ہمارا

ہم مرد ہیں اور عشق ہے مردانہ ہمارا
محبوبِ الٰہی سے ہے یارانہ ہمارا

کیا پوچھتے ہو کوثر و فردوس کا قصّہ
یہ باغ ہمارا ہے وہ میخانہ ہمارا

محشر میں بچالیں گے نبیؐ مجھکو یہ کہکر
چھیڑو نہ اِسے یہ تو ہے دیوانہ ہمارا

کیا اے فلکِ پیر ترا خوف کریں ہم
باہر تری گردش سے ہے کاشانہ ہمارا

کیوں ساقیِ گردوں تو مری کرتا ہے دعوٰی
تجھ سے نہ بھرا جائیگا پیمانہ ہمارا

آقا ہے نبیؐ اور علیؓ اپنا ہے مولا
ملتا ہوا سلمانؓ سے ہے افسانہ ہمارا

کُندن ہے وہی کوثری جو خاک میں دمکے
اِس واسطے ہے بھیس فقیرانہ ہمارا

ہندو سہی - مگر ہوں ثنا خوانِ مصطفٰیؐ

ہندو سمجھ کے مجھ کو جہنم نے دی صدا
میں پاس جب گیا تو نہ مجھ کو جلا سکا

بولا کہ تجھ پہ کیوں مری آتش ہوئی حرام
کیا وجہ تجھ پہ شعلہ جو تتا ہو نہ پا سکا

کیا نام ہے تو کون ہے مذہب ہے تیرا کیا
حیراں ہوں میں عذاب جو تجھ تک نہ جا سکا

میں نے کہا کہ جانے تعجب دے انہیں
واقف نہیں تو میرے دلِ حق شناس کا

ہندو سہی مگر ہوں ثنا خوانِ مصطفٰےؐ
اس واسطے نہ شعلہ ترا مجھ تک آ سکا

ہے نام دلو رام۔ تخلص ہے **کوثری**
اب کیا کہوں بتا دیا جو کچھ بتا سکا

گنگا سے جو پھسلا لبِ کوثر پہنچا

رباعی

کیا پہنچا مسیحا جو فلک پر پہنچا
مقصود کو اپنے نہ سکندر پہنچا
اللہ غنی کوثریؔ ایسا چالاک
گنگا سے جو پھسلا لبِ کوثر پہنچا

شفاعت

جس دم دبایا مجھکو گناہوں کے بار نے
میں شافعِ گنہ کو لگا پھر پکارنے
حضرتؐ نے آکے مجھکو سبکدوش کر دیا
رحمت بڑی کی شافعِ روزِ شمار نے
دیکھا بنا کے جبکہ محمدؐ کا حسن و نور
محبوب اپنا کر لیا پروردگار نے
منکر نکیر کرنے لگے عذر و معذرت (ق)
کس کا لیا ہے نام یہ صاحب مزار نے
ہاں ہاں نکل گیا مرے منہ سے علیؑ کا نام
مشکل کی میری حل شہِ دلدل سوار نے
دنیا میں بے شمار خطابات آج تک (ق)
شاہوں سے پائے بعض صغار و کبار نے
لیکن خطاب مجھکو ملا سب سے خوبتر
حسرت بڑی کی جس کی ہر اک شہریار نے
رندِ خرابِ ساقیؑ کوثر مجھے کہو
بخشا ہے یہ خطاب شہِ ذوالفقار نے

ہے نام دلو رام تخلص ہے کوثریؔ
دیر و حرم کی سیر کی اس خاکسار نے

ہندو کی بخشش

محشر میں دی فرشتوں نے داور کو یہ خبر
ہندو ہے ایک احمدؐ مرسل کا مدح گر
ہے بت پرست اگرچہ وہ۔ لیکن ہے نعت گو
احمدؐ کی نعت لکھتا ہو دُنیا میں بیشتر
ہے نام دِلّو رام تخلّص ہے کوثری
لیجائیں اُس کو خلد میں یا جانبِ سقر
سُنتے ہی یہ ملائکہ سے اک انوکھی بات
فرمایا ذوالجلال نے جنّت ہے اُس کا گھر

اللہ اکبر احمدؐ مرسل کا یہ لحاظ
کی حق نے لُطف کی سگِ دُنیا پہ بھی نظر

:*:

ہے پائے محمدؐ سرِ دلّو رام

نئی نعت لکھوں نیا سال ہے
کہ نوروز سے جی بھی خوشحال ہے

خدا ہے محمدؐ ہے اور آلؑ ہے
سوا اِن کے جو کچھ ہے تخیال ہے

سمندِ قلم کی دمِ وصفِ شاہ
نئی ہے روش اور نئی چال ہے

ہے نعتِ نبیؐ ذکرِ پروردگار
کہ یہ تو عملِ حُسنِ اعمال ہے

نمازوں میں شہ کا تصور رہے
کہ یہ حال ہے اور وہ قال ہے

رسائی ہے جسکی درِ شاہ پر
وہی صاحبِ جاہ واقبال ہے

پیمبرؐ کی اُنگلی کا ہے وہ نشان
رُخِ مہ پہ سمجھا جسے خال ہے

ڈروں تیغِ آفت کے کیوں وار سے
کہ نامِ محمدؐ مری ڈھال ہے

غمِ دین و دُنیا مجھے کچھ نہیں
ثنا خوانِ شہؐ فارغ البال ہے

نہیں کچھ مرے دل میں جُز شوقِ نعت
کہ ہر حسرت وحرص پامال ہے

میں عُسرت میں لکھتا ہوں نعتِ نبیؐ
خدائے جہاں کا یہ افضال ہے

ورق چند ہیں نعت کے میرے پاس
یہی اپنی پونجی یہی مال ہے

ہے پائے[1] محمدؐ سرِ دلّو رام
یہ نسبت مرے اوج پر دال[2] ہے

مدینے کے آنے لگے خواب روز
میاں کوثری نیک یہ فال ہے

---

[1] محمدؐ میں حرف دال آخر ہے اور دِلّو رام میں اول ہے۔

[2] دال۔ دلالت کنندہ۔

مجھے حق نے پانی ہی پانی میں رکھا

مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا — کہ معروف شیریں زبانی میں رکھا
میں لکھتا رہا نعت اور حق نے شب بھر — قمر کو مری پاسبانی میں رکھا
نہیں اختیار اب سے کی نعت گوئی — یہی شغل ہم نے جوانی میں رکھا
درِ مصطفیٰ کی ملے گر گدائی — تو پھر کیا ہے صاحبقرانی میں رکھا
محمدؐ کو بے سایہ حق نے بنایا — یہ پہلا نشاں نقشِ ثانی میں رکھا
جو ذرہ اڑا شہ کی گردِ قدم کا — زمانے نے تاجِ کیانی میں رکھا

نہ کر آفتابِ فلک اتنا غرہ — کہ تجھکو بھی ہے دارِ فانی میں رکھا
بظاہر تو جلتا ہے پر حیف تیرا — نہیں حصہ سوزِ نہانی میں رکھا
درِ حضرتِ مصطفیٰ مجھکو بخشا — تجھے منزلِ آسمانی میں رکھا
تو ہے دربدر گردشِ آسماں سے — مجھے حلقۂ مہربانی میں رکھا

نہ کر شور اے بلبلِ گل فسانہ — ہے کیا تیری اس لن ترانی میں رکھا
میں ہوں نعت گو میرا رتبہ بڑا ہے — نہیں کچھ تری ہمزبانی میں رکھا

خدا نے کئے جبکہ تقسیم رتبے — تو یوں سب کو پھر قدر دانی میں رکھا
کہ آدم کو فخرِ ملائک بنا کر — انہیں جنتِ جاودانی میں رکھا
بڑی عمر نوحؑ نبی کو عطا کی — سلامت جو طوفاں سے پانی میں رکھا
خضرؑ کو دیا چشمۂ آبِ حیواں — براہیم کو باغبانی میں رکھا
دیا حسن بے مثل یوسفؑ کو اس نے — سلیماں کو حکمرانی میں رکھا
دمِ زندگی بخش عیسیٰ کو بخشا — تو موسیٰ کو خوش لن ترانی میں رکھا
غرض سب سے اول خدا نے بالآخر — محمدؐ کو یارانِ جانی میں رکھا
مرے منہ سے منظور تھی نعتِ احمدؐ — مجھے فردِ رطب اللسانی میں رکھا



ذرا نقشۂ نعت کا کر نظارہ — ہے کیا نقش بہزاد و مانی میں رکھا
بہارِ ریاضِ ثنائے نبیؐ نے — دہن کو مرے گل فشانی میں رکھا



نبیؐ کے ہوئے نعت گو دو برابر — کہ دونوں کو اک مدح خوانی میں رکھا
ہے حساں پہلا تو میں دوسرا ہوں — نہیں فرق اول میں ثانی میں رکھا
خدا نے اسے سونپی محفل عرب کی — مجھے بزم ہندوستانی میں رکھا
اسے سیر دکھلائی دشتِ بیاں کی — مجھے غرقِ بحرِ معانی میں رکھا
عرب میں وہ صحرائے قدرت سے پہنچا — اسے ریگ ہی کی روانی میں رکھا

میں پنجاب سے آیا کوثر یہ یارد | مجھے حق نے پانی ہی پانی میں رکھا

لکھیں کوثری عمر بھر ہم نے نعتیں
نہ کچھ اور غم زندگانی میں رکھا

غل ہوا ہند و بھی محبوب خدا کیسا تھہ ہے

کوثری تنہا نہیں ہے مصطفےٰ کیسا تھہ ہے | جو نبی کیسا تھہ ہے وہ کبریا کیسا تھہ ہے
کس لیئے پھر در پئے آزار ہیں اشرار قوم | اسکا کیا کرلیں گے جو خیر الوریٰ کیسا تھہ ہے
کچھ نہیں حسرت ید بیضا کی مجھ کو اے کلیم | ہاتھہ اپنا دامن آل عبا کیسا تھہ ہے
انکشاف مدعا[1] پیش احد میں کیا کروں | میم احمد ہے کہ جو میری دعا کیسا تھہ ہے
رحمۃ للعالمیں کی حشر میں معنی کھلے | خلق ساری شافع روز جزا کیسا تھہ ہے

لیکے د تو رام کو حضرت گئے جنت میں جب
غل ہوا ہندو بھی محبوب خدا کیسا تھہ ہے

[1] دعا میں میم ملانے سے مدعا بنجاتا ہے۔ میرا مدعا یہی ہے کہ میم احمد میری دعا کیسا تھہ ہے۔ کوثری

تحفہ

سیرۃ محمدؐ

(از جناب سشر دھے پرکاش صاحب)

یہ کتاب بہت انصاف اور بے تعصبی سے لکھی گئی ہے، تمام روایات معتبر کتابوں سے لی گئی ہیں، سات بار چھپ چکی ہے ہندو مسلمان دونوں اقوام نے اسکو پسند کیا ہے مصنف کے صاحبزادہ سے میں نے اس کتاب کا تمام موجودہ ذخیرہ خرید لیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ہمت والے مسلمان اس کتاب کو ہندو بھائیوں میں تقسیم کریں، تاکہ آریہ سماج کے وہ سب جھوٹے الزام دور ہو جائیں جو اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لگائے ہیں - اور ہندو بھائی اپنی قوم کے ایک سچے شخص کی تحریر پڑھکر اصل حقیقت سے آگاہ ہوں۔ اس کتاب کا تقسیم کرنا بڑے ثواب کی بات ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہر مسلمان اس ضروری اور ثواب کے کام میں حصہ لیگا۔ کتاب کی قیمت آٹھ آنے ہے۔

راقم حسن نظامی

ملنے کا پتہ

حلقہ مشایخ دہلی

فاتح بیت المقدس تیرا ہی بیشک لقب

یا عمرؓ فاروق اعظم تیرا واجب ہے ادب
شامل یاران احمدؐ تو بھی ہے ای حق طلب

بیگماں سالار عادل خاص تیرا ہے خطاب
فاتح بیت المقدس تیرا ہے بیشک لقب

روم اور ایران سے تونے لیا باج اور خراج
ہے بجا تجھکو کہوں میں گر سلیمان عرب

زور بازو تیرا بتلاتے ہیں کوفہ اور دمشق
تیری ہمت کی گواہی دیتے ہیں شام و حلب

رونق اسلام تیرے عہد میں ایسی ہوئی
اہل عالم کی نگاہوں سے گرے ادیان سب

ملت بیضا کو تونے آشکارا کر دیا
تونے پھیلایا نبیؐ کا دین اور علم و ادب

مرشد کامل نبیؐ ہے تو مرید باصفا
کیوں نہو پھر ذات تیری عزت دین کا سبب

تو بھی ہے سردار اک منجملۂ قوم قریش
خاندان مصطفیٰؐ سے تیرا ملتا ہے نسب

پڑھ کے کلمہ تو بنا اسوقت احمدؐ کا رفیق
فرض ادا مسلم کیا کرتے تھے سب چھپ چھپ کے تب

تیرے ایماں سے ہوئی وہ تقویت اسلام کو
ہر طرف دینے لگے مسلم اذانیں روز و شب

رحم تیرا ہے برائے دوست لطف کردگار
قہر ہے قہار کا بہر عدو تیرا غضب

سالہا خورشید نے ڈھونڈا زمانہ میں مگر
اہل عالم میں ملا تجھسا مدبر اور کب

تیری شان مملکت کا ہو نہیں سکتا بیاں
تیری طرح عدل کی توصیف میں ہیں بند لب

انوری لکھکر شہا ہو نئے قصیدے خوش نما
کوثری کو ہے تری مدح سرائی میں طرب

یاد کرتا ہے تری رفتار کو یوروشلم

یا عمرؓ فاروقِ اعظم اے امیرِ باکرم
تیری ہیبت سے کیا سرکشوں نے ڈر کے خم

دشمنانِ دینِ سرمد تجھ سے عاجز آ گئے
شرک کی ہستی کو تو نے کر دیا بالکل عدم

مفتخر تجھ سے ہوا تختِ خلافت دہر میں
تو نے ہر اک ملک میں گاڑا شریعت کا علم

وادیٔ بیت المقدس ہو تری تفریح گاہ
یاد کرتا ہے تری رفتار کو یوروشلم

تاجِ کسریٰ کو ترے قدموں سے کیا کیا ناز ہیں
ہو درفشِ کاویانی پر تری گردِ قدم

ہو گئے بتخانے تیرے شورِ ہیبت سے خراب
پھر گیا آتشکدوں پر تیرا سیلابِ حشم

پست تو نے کر دیا اوجِ عظیمِ روم کو
ہو گئی ڈھیلی بنائے قصرِ ہرقل ایک دم

جو کیا تو نے کیا اسلام کی خاطر غرض
تیرا دم بھی بعدِ ختم المرسلینؐ ہے مغتنم

حدِ شرعِ پاک جاری تو نے کی فرزند پر
مر گیا بیٹا جواں اور کچھ نہ تھا تجھ کو الم

زیب دیتا ہے تجھے سالارِ عادل کا لقب
عدل بھی کھاتا ہے تیرے قولِ فیصل کی قسم

تیرا وہ چھپ چھپ کے پھرنا شب کو بہرِ عدل و داد
ہے رعیت پروری کی ایک برہانِ اتم

تیری رائیں عکسِ وحیِ کبریا ہوتی رہیں
تجھ کو کرتے تھے نبیؐ اکثر قضایا میں حکم

گو ترے قبضہ میں بیت المال کا کل مال تھا
پاتھ کر اینٹ اپنا تو بھرتا رہا لیکن شکم

صدق دل سے کوثری تیرا ثنا خواں ہے مدام
"یا عمرؓ" ہے آجکل اس کا وظیفہ دمبدم

تسبیح بھی ہے ہاتھ میں اور ذوالفقار بھی

بارہ امامؑ۔ چاردہ معصومؑ۔ پنجتنؑ
پھر عشرۂ مبشرہؓ۔ اور چار یارؓ بھی

ان سب میں جو شریک ہے وہ ہے علیؑ فقط
سب سے جدا ہے اور ہے سب میں شمار بھی

ہجرت کی شب تھا بسترِ احمدؐ پہ محوِ خواب
اک شب ہے جانشیں بھی بنا جاں نثار بھی

داماد بھی نبیؐ کا وہ نفسِ نبیؐ بھی ہے
یہ مسئلہ ہے سہل بھی اور پیچدار بھی

مشکلکشائے خلق ہے اور فاقہ کش ہے وہ
بے اختیار بھی ہے وہ با اختیار بھی

یکتا وہ زہد میں ہے شجاعت میں فرد ہے
تسبیح بھی ہے ہاتھ میں اور ذوالفقار بھی

اللہ اکبر اُس مرے مولا کی شانِ پاک
مزدور بھی ہے اور شہِ دُلدل سوار بھی

حُبِّ علیؑ سے دل ہے غنی فقر و عُسر میں
ہے کوثری غریب بھی اور مالدار بھی

دِل و جاں کا آرام نامِ علیؑ ہے

روا جس سے ہو کام۔ نامِ علیؑ ہے
دل و جاں کا آرام۔ نامِ علیؑ ہے

وظیفہ ہے زاہد کا یہ اسمِ اعظم
مجاہد کی صمصام۔ نامِ علیؑ ہے

اسی نام سے بڑھتا ہے جوش ایماں
ہیں سرشار جس سے بزرگانِ ملت
محب کو نجات اس سے ہوتی ہے حاصل
بلا ٹل گئی لیتے ہی نامِ حیدرؑ

ترقیِ اسلام - نامِ علیؑ ہے
مئے حق کا وہ جام - نامِ علیؑ ہے
عدو کے لیئے دام - نامِ علیؑ ہے
کہ راحت کا پیغام - نامِ علیؑ ہے

کہوں کوثری کیا میں اُسکے فضائل
خود اللہ کا نام - نامِ علیؑ ہے

ذاتِ اقدس ہے تری جانِ جہانِ مصطفےٰؐ

یا علیِ مرتضےٰ - اے رازدانِ مصطفےٰؐ
جسکا مولیٰ مصطفےٰؐ ہے اُسکا مولیٰ تو بھی ہے
شوہرِ زہراؑ ہے تو - صلِ علےٰ صلِ علےٰ
ہے حسنؑ خورشید تیرا ہے قمر تیرا حسینؑ
لحمک لحمی سب تجھے اکثر محمدؐ نے کہا
ہے ترا دیدار دیدارِ حبیبِ ذوالجلال
تو ہی بابِ مصطفےٰؐ اور مصطفےٰؐ ہے شہرِ علم
کعبۂ ربِّ جہاں تیری ولادت گاہ ہے

مصطفےٰؐ کے بعد تیرا ہی مکانِ مصطفےٰؐ
دوست رکھتے ہیں تجھے سب دوستانِ مصطفےٰؐ
تجھ سے قائم ہے جہاں میں خاندانِ مصطفےٰؐ
یہ ہے روحِ مصطفےٰؐ اور وہ ہے جانِ مصطفےٰؐ
نفسِ پیغمبرؐ ہے تو حسبِ بیانِ مصطفےٰؐ
تیری کرتے ہیں زیارت عاشقانِ مصطفےٰؐ
بے ترے کیونکر ملے پھر آستانِ مصطفےٰؐ
پاک اور طاہر ہے تو مثلِ دہانِ مصطفےٰؐ

نور تیرا نور احمد۔ نور احمد نور حق — شان تیری شان حق ہے یا ہے شان مصطفیٰ

بھر گیا علم لدنی سینۂ پُر نور میں — جبکہ تو نے مہد میں چوسی زبان مصطفیٰ

تجھ سے امین ادب سیکھے ہیں اُس نے قبل خلق — کیوں نہ پھر روح القدس ہو پاسبان مصطفیٰ

جسطرح خورشید تاباں سے منور ہے فلک — اسطرح روشن ہے تجھ سے آسمان مصطفیٰ

حامی ملت ہے تو اے خسرو خیبر شکن — ہو گئے معدوم تجھ سے دشمنان مصطفیٰ

بستر خیر الوریٰ پر سویا تو ہجرت کی شب — خوف میں تو بنگیا دار الامان مصطفیٰ

تیری تیغ کفر کش اسلام کی پہلی بنا — تیرا علم پاک ہے فیض لسان مصطفیٰ

اے وصی مصطفیٰ تو سابق الاسلام ہے — ذات اقدس ہے تری جان جہان مصطفیٰ

تیری شمشیر دودم کی آب نصرت کیا کہوں — جس سے ہے سر سبز ابتک بوستان مصطفیٰ

خندق و بدر و احد میں تو تن تنہا لڑا — تیرا دم گویا تھا اک قوت گران مصطفیٰ

چوم لیتی تھی پھریرا نصرت پروردگار — جب اُٹھاتا تھا وغا میں تو نشان مصطفیٰ

تو شری کے کام دو ہیں ایک ہے لیکن مآل
ہے ثنا خواں تیرا یہ۔ اور مدح خوان مصطفیٰ

عمر بھر ذکر شہید کربلا کرتے رہے

پوچھا جب حق نے کہ تم دنیا میں کیا کرتے رہے — کہہ دیا ہمنے ثنائے مصطفیٰ کرتے رہے

بند رہتے دین کو کیوں کام بعد از مصطفٰےؐ	مشکلیں اُمت کی حل مشکلکشا کرتے رہے
کچھ نہ ہاتھ آیا اُنہیں محنت گئی برباد سب	جو علیؑ کو چھوڑ کر یادِ خدا کرتے رہے
کیا دکھائینگے وہ مُنہ اپنے نبیؐ کو حشر میں	جو کہ آزردہ دلِ خیر النساؑ کرتے رہے
اشقیا میں اور اہلِ بیتؑ میں یہ فرق ہے	وہ جفا کرتے رہے اور یہ دعا کرتے رہے
حضرت شبیرؑ دینِ مصطفٰےؐ کے نام پر	صبح سے تا عصر بچّوں کو فدا کرتے رہے
معرفت کہتے ہیں اسکو بھوک اور غم میں حسینؑ	زیرِ خنجر بھی نمازِ حق ادا کرتے رہے
تنگدستی میں، فراخی میں غرض ہر حال میں	اختیار اہلِ صفا صبر و رضا کرتے رہے

کو نڑی پھر قبر میں کیا ہوتی ایذا جبکہ ہم
عمر بھر ذکرِ شہیدِ کربلا کرتے رہے

جنّت البقیع

کیا جنت البقیع کی شانِ رفیع ہے
برجِ فلک ہر ایک مزارِ بقیع ہے

چھپ جائے عرش جسمیں وہ دامن وسیع ہے
بارہ مہینے سیرِ بہارِ ربیع ہے

خلد نہم جہاں میں یہی ارضِ پاک ہے
کحل البصر یہیں کی زمانہ میں خاک ہے

مدفون جو یہاں ہے وہ غم سے ہے رستگار
دوزخ کا کچھ عذاب نہ مرقد کا ہے فشار

برزخ کا ہی زمانہ یہاں موسمِ بہار　　جنّت کے نور کا ہی اسی خاک پر قرار

اس سے دُکان دور ہی دُنیائی زشت کی

سرحد ملی ہوئی ہی اسی سے بہشت کی

ہے جنت البقیع کی جنت کو جستجو　　مٹّی کے عطر میں بھی بسی ہی یہیں کی بو

اس خاک پاک کی ہی دو عالم میں آبرو　　زمزم کو اسکی چاہ ہی کوثر کو آرزو

ذرّہ ہے آفتاب اسی ارضِ پاک کا

صدقہ ہے یہ تمام بزرگوں کی خاک کا

مٹّی میں اسکی مٹّی بزرگوں کی ہے ملی　　حرمت ہی اسکی پیش خدا وند ایزدی

مشتاق اسکے رہتے ہیں قدسی و جنّتی　　اسکی ہوا کے جھونکے ہیں خلد کی دلکشی

پڑتی ہے اسپہ چشمِ اَمَل جبرئیل کی

اس خاک میں صفا ہے مے سلسبیل کی

ہے اس زمیں کا پیش خدا مرتبہ بڑا　　لکھا ہی ایک کافر صد سالہ جو مرا

گزرا جنازہ پاس سی اُس شخص غیر کا　　خاک بقیع اُڑکے کفن پر گری ذرا

دوزخ میں خاک پاک کا جانا محال تھا

کافر کا باغ خلد بھی پانا محال تھا

کہتی تھی خاک پاک کہ ناجی تو ہو چکا　　کہتا تھا کفر بیکے جہنم میں جاؤں گا

کفر اور خاک پاک میں جھگڑا جو یوں پڑا　　آخر خدا نے لطف سی زندہ اُسے کیا

آئی ندائے غیب کہ کیا پیچ پڑ گیا
کلمہ تو پڑھ کہ تیرا نصیب آج لڑ گیا

کلمہ پڑھا نبیؐ کا جو بخشش کی چاہ میں تخفیف ہو گئی وہیں جرم و گناہ میں
مقبول ہو گیا وہ حضور الٰہ میں رستہ ملا بہشت کا دوزخ کی راہ میں
اُس کو نہ پھر ہوا ہوئی دُنیائے زشت کی
مُندتے ہی آنکھ کھل گئی کھڑکی بہشت کی

مرنے کے بعد کیا ہوا حق اُسپہ مہرباں آئی بہار اُسکے چمن میں پس از خزاں
ہے جنّت البقیع کی رحمت یہ بیگماں ہاں جنّت البقیع بھی جنّت کا ہے نشاں
یہ ارض پاک آفتِ دُنیا سے پاک ہے
کیونکر نہ پاک ہو کہ بزرگوں کی خاک ہے

ہے جنّت البقیع بزرگوں کی یادگار ہیں اہلِ بیتِ پاک کے اکثر یہیں مزار
قبرِ جنابِ فاطمہ زہراؑ کے ہیں نثار جسپر ہے اُسکے فضل و فضائل کا انحصار
شامل جو اسمیں خاک ہے آلِ رسولؐ کی
اس واسطے خدا نے یہ حُرمت قبول کی

قبرِ حسنؑ یہیں ہے نہیں اسمیں کچھ کلام زین العبا کا بعد قضا ہے یہیں قیام
مدفون یہاں ہیں باقرؑ و جعفرؑ سے بھی امام کچھ اور بھی ہیں تربتِ سادات نیکنام
اصحابِ مصطفیٰؐ بھی یہاں دفن چند ہیں

قبروں سے جن کی اسکے مراتب بلند ہیں

کہتے ہیں سیدہ کا یہاں ہے جہاں مزار ‏ ‏ کرسی و عرش اُسکی فضیلت پہ ہیں نثار
میدانِ حشر ہوگا اُسی جا سے آشکار ‏ ‏ بچھیگا واں پہ تخت خداوندِ روزگار

دربارِ ذوالجلال مقام بقیع ہے
کیا جنت البقیع کی شانِ رفیع ہے

سب کچھ یہ فاطمہؑ کا تصدق ہے بیگماں ‏ ‏ ورنہ کبھی تھے اسپہ مزار یہود یاں
قبرِ جنابِ فاطمہؑ کے چند ہیں نشاں ‏ ‏ جنمیں سے اسجگہ بھی علامت ہے کچھ عیاں

اغلب یہی ہے قبر یہیں ہے بتولؑ کی
پایا پسِ رسولؐ کو بیٹی رسولؐ کی

کیا بضعۃ الرسولؐ کی شانِ جلیل ہے ‏ ‏ بابا رسولِ پاک ہے دادا خلیل ہے
عیسیٰؑ بھی ایک اُنکی شفا کا علیل ہے ‏ ‏ رکھ اعتقاد کیوں تجھے فکرِ دلیل ہے

نورِ دلِ فلک درِ زہراؑ کی خاک ہے
پڑھتا درود اسپہ خداوند پاک ہے

تقطیع شعر میں تجھے ہر دم یہی ہے دھن ‏ ‏ مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن
شاہوں کے وصف ذکر میں لکھتا ہے کیوں سخن ‏ ‏ ہاں آلِ مصطفیٰؐ کے مناقب ذرا تو سن

پایا وہ کس نے پایا جو پایا بتولؑ نے
فرمایا کس کو اُمِّ ابیہا رسولؐ نے

حقا بہار باغ نبوت ہے فاطمہؑ زینت دہِ مقامِ امامت ہے فاطمہؑ
کوثر ہے جس کی کسر وہ کثرت ہے فاطمہ نقد بہائے خلعتِ وحدت ہے فاطمہؑ
توحیدِ کردگار جناب بتولؑ ہے
اصل فروع اور وہ فرعِ اُصول ہے

معصومہ ہے کہ حرمتِ حواؑ ہے فاطمہؑ دُنیا میں شاہزادیٔ دُنیا ہے فاطمہؑ
خاتونِ خلد۔ مریم کبریٰ ہے فاطمہؑ صدیقہ ہے بتول ہے زہرا ہے فاطمہؑ
سب عورتوں میں ایسی فضیلت کسی کی ہے
بیٹی نبی کی اور وہ زوجہ علیؑ کی ہے

اُمّ الحسنؑ ہے مادرِ شبیرِ خوش شعار القصہ وہ ہے جدۂ ساداتِ با وقار
کیا مجھ سے اب فضائل زہراؑ کا ہو شمار خوش جس سے فاطمہ ہے خوش اُس سے ہے کردگار
بندی بھی ہے خدا کی وہ۔ نورِ خدا بھی ہے
وہ اشرف النساء بھی ہے خیر النساء بھی ہے

بابا ہے وہ کہ ختمِ رسل جس کا ہے لقب شوہر امام ہر دو سرا سید العرب
بیٹے حسنؑ حسینؑ ہیں خادم ہیں جنکے سب جز کارِ خیر حق تو نہ دُنیا میں تھی طلب
شوہر سخی ہے۔ خود بھی سخی ہے پسر سخی
واللہ فاطمہؑ کا ہے سب گھر کا گھر سخی

آئی ہے کس کو چادرِ تطہیر۔ یہ کہو عفت کا ملک کسکی ہے جاگیر۔ یہ کہو

منظورِ حق کو کس کی ہے توقیر یہ کہو
بیٹے ہیں کس کے شبر و شبیر یہ کہو
تکریم کس کی گھر میں جنابِ علیؑ نے کی
تعظیم کس کی برسرِ منبر نبیؐ نے کی

لکھا ہے یہ کہ جمع تھے اصحاب با وفا
وحیِ خدا سناتے تھے منبر پہ مصطفیٰ
سن تین سال کا تھا جنابِ بتولؑ کا
مسجد میں کھیلتی ہوئی آئی وہ باصفا
بیٹی کو آپ دیکھ کے شاداں بڑے ہوئے
تعظیمِ فاطمہ کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے

اصحاب نے جو دیکھا یہ الفت کا ماجرا
کی عرض یا نبیؐ! ہمیں حیرت ہوئی سوا
ابلاغ چھوڑ کر ادبِ فاطمہؑ کیا
گبر و یہود طعن کرینگے۔ یہ برملا
بیچین اسقدر ہے جو بچوں کی پیار میں
تبلیغ کر سکے گا وہ کیا روزگار میں

یہ سُنکے درفشاں ہوئی یوں بادشاہِ دیں
بیٹی سمجھ کے اپنی میں ہرگز اُٹھا نہیں
توحید ذوالجلال ہے زہرا یہ بالیقیں
وحدت کا پاس کرنا ہے اک فرض مرسلیں
توحید حق کا دل پہ اثر جب بڑا ہوا
احکام وحی چھوڑ کے میں اُٹھ کھڑا ہوا

پیدا بزرگ ہونگے وہ بطنِ بتولؑ سے
دُنیا کو پاک صاف کرینگے جہول سے
ماہر وہ ہوں گے جملہ فروع و اُصول سے
کام اُن کو ہوگا دینِ خدا و رسولؐ سے

سر کو کٹا کے دین کو قائم کرینگے وہ
اور بھوکے پیاسے راہِ خدا میں مرینگے وہ

یہ رمز سُنکے ہو گئے اصحاب مطمئن
پڑھنے لگے درود جوان اور سب مُسن
کہتے تھے بار بار یہی حور و انس و جن
صلِّ علیٰ محمدؐ و آلِ محمدؐ

یہ جس کی ہے ثنا وہ سپردِ بقیع ہے
کیا جنت البقیع کی شانِ رفیع ہے

ہوگا جو روزِ حشر زمانہ میں آشکار
سب کو ملیگا حکمِ خداوندِ روزگار !!
سب اپنی اپنی آنکھیں کریں بند ایکبار
اُٹھتی ہے اپنی قبر سے زہراؑ بے باوقار

جب تک نہ یہ بہشت میں پہنچے بقیع سے
کھولے نہ کوئی آنکھ شریف و وضیع سے

القصہ اُٹھکے فاطمہؑ اپنے مزار سے
یوں پھر کرینگی عرض وہ پروردگار سے
بہتر بقیع مجھ کو ہے باغ و بہار سے
محفوظ یاں رہی ہوں عذابِ فشار سے

چھوڑوں گی میں نہ اسکو مجھے اس سے پیار ہے
آئندہ تو خدا ہے تجھے اختیار ہے

فرمائے گا خدا تری عرضی قبول کی
بیٹی ہے تو ہمارے محمدؐ رسولؐ کی
پھر حکم حق یہ ہوگا نہیں بات طول کی
جنت بنی بقیع سے خاطر بتولؑ کی

تختہ ریاضِ خلد کا ارضِ بقیع ہے
کیا جنت البقیع کی شان رفیع ہے

ہندوستان میں تلوار کے زور اور زر۔ زمین۔ زن کے لالچ سے اسلام پھیلایا تھا اور اب چونکہ مسلمانوں کے پاس ان تمام باتوں میں سے کچھ بھی نہیں اسلیئے نومسلم اقوام کو پھر اپنے آبائی مذہب کی طرف لوٹ آنا چاہیئے" اس کتاب میں نہایت مدلل طریقہ سے بتایا ہے کہ ہندوستان میں اسلام کیونکر پھیلا۔ اور ہندوستانی باشندے کیونکر مسلمان ہوئے یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس کو پڑھے۔ اور متمول مسلمان کافی تعداد میں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ قیمت ۳ر (۲۵ کتابوں کی قیمت صرف ۴ے ر)

غزنوی جہاد اس کتاب میں سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر حملوں کی پوری کیفیت نہایت تحقیق کے ساتھ درج کی گئی ہے، یہ غزنوی جہادوں کا تاریخی تذکرہ مسلمان بچوں میں نہایت قیمتی اسلامی جوش پیدا کر دینے والی چیز ہے۔ قیمت صرف ۸ر

داعیِ اسلام سینکڑوں برس سے ہندوستان کے مسلمان اپنے اُس فرض کو بھولے ہوئے بیٹھے تھے جو تبلیغ اسلام کے متعلق اُن کے ذمہ تھا، اور جس کو لیئے ہوئے وہ عرب سے ہندوستان میں آئے تھے، اب اُنہوں نے انگڑائی لی اور اپنا فرض یاد آیا تو دعوتِ اسلام کے طریقے معلوم نہیں، اس کتاب میں حضرت خواجہ صاحب نے مناسب وقت طریقے ایسے بیان کیئے ہیں جن پر عمل کرنے سے ہر مسلمان داعیِ اسلام بن سکتا اور نہایت آسانی کے ساتھ دعوت اسلام کا فرض بجا لاسکتا ہے۔ ضرور منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت صرف ۳ر

اسلامی توحید مذہب کی صداقت وحقانیت کا معیار توحید ہے اور توحید ہی مذہب کی روح ہے۔ جس مذہب میں توحید ناقص و ناکمل

ہو اُسکا اتباع عقل و فطرت انسانی کے بالکل خلاف اور منافی ہے اور اُس سے نجات اُخروی کی اُمید تحصیل حاصل اور امر فضول ہے۔ اس کتاب میں دیگر مذاہب کی توحید کا اسلامی توحید سے مقابلہ اور موازنہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ صرف اسلامی توحید ہی ایسی توحید ہے جو ہر طرح مکمل اور ہر قسم کے کفر و شرک کی گندگیوں سے پاک و صاف ہے۔ قیمت صرف ۲ر (۲۵ کتابوں کی قیمت ۲عہ)

اسلامی رسُولؐ یہ کتاب اسلامی رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک و مقدس حالات کا ایک مختصر سا آئینہ ہے اس میں آنحضرتؐ کی زندگی کے خاص خاص واقعات بیان کیئے گئے ہیں تاکہ مسلمان مرد اور عورتیں ان کو پڑھکر یاد رکھیں اور اس مبارک زندگی کی پیروی کا جوش اُن میں پیدا ہو۔ نیز مستطیع مسلمان زیادہ تعداد میں خرید کر ہندو عیسائی سکھ۔ پارسی۔ یہودی مذہب والوں کو مفت تقسیم کریں تاکہ اُن کو معلوم ہو کہ اسلامی رسُول کی زندگی کیسی تھی قیمت ۳ر

تاکید نماز یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر مسلمان مرد ہر مسلمان عورت۔ اور ہر مسلمان بچہ اس کو پڑھکر فائدہ اُٹھائے اور اس پر عمل کرکے خدا و رسُولؐ کی خوشنودی حاصل کرے۔ پھر ہر بات کو اسقدر خوبی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ عورتیں اور بچے نہایت آسانی کے ساتھ سمجھ لیتے ہیں۔ متموّل مسلمانوں کا فرض ہے کہ زیادہ تعداد میں خرید کر غریب مسلمانوں میں مفت تقسیم کریں۔ قیمت ۱ر۔ و مفت تقسیم کرنے کے لیئے ۲۵ کتابوں کی قیمت ۲ر

خدائی انکم ٹیکس اس کتاب میں زکوٰۃ کے متعلق تمام اسلامی احکام و معلومات نہایت آسان طریقہ سے درج ہیں۔ قیمت صرف ۱ر

 ہوالکل یامعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرمایۂ فخر و افتخار، قبلۂ دین و دنیا حضرت خواجہ صاحب مدظلہ العالی

بعد از آداب نیاز مندانہ عرض آنکہ۔ نامۂ عالی موصول ہو کر باعث عزت و مسرت ہوا یاد فرمائی کا شکریہ۔ اگرچہ متعدد صاحبان نے مجھ ہیچمداں کے ٹوٹے پھوٹے کلام کو جو فی الحقیقت کلام کہلانیکا مستحق نہیں ہے، شائع کرنے کی خواہش کی مگر میں اُنکے احکام کی تعمیل نہ کرسکا، لیکن جناب کا تین چار سطور کا جو کارڈ پہنچا اُسکے سیدھے سادے مگر جادو بھرے جملے دلپر اثر کر گئے، اور نیز درگاہ شریف حضرت محبوب الٰہی رضہ کا پتہ پڑھکر اور بھی زیادہ اثر ہوا۔ میرا یہ فخر ہے کہ آپ میرا کلام جو آپ کے پاس جمع ہے شائع فرمائیں۔ میرے مختصر حالاتِ زندگی یہ ہیں۔۔ خاکسار دلو رام کوثری

کوثری صاحب کے خود نوشت حالات

نام دِلّو رام۔ تخلص کوثری۔ مولد قصبہ نانڈری، ضلع حصار۔ قوم بشنوئی۔ پیشہ زراعت۔ تاریخ ولادت۔ پورنماشی سُدی پوہ سمت ۱۹۳۹ بکرمی بوقت شام۔ ساعت طلوع بدر۔ شب سہ شنبہ۔

قوم بشنوئی:۔ بشنوئی ہندوں کا ایک ایسا ہی فرقہ یا گروہ ہے جیسے راجپوت سکھ، جاٹ وغیرہ۔ ہندوستان میں اس کی آبادی پانچ لاکھ ہے یہ سب لوگ زمیندار

زراعت پیشہ ہیں۔

میرے آباؤ اجداد کا سلسلۂ حسب ونسب چوہان خاندان کے راجپوتوں سے ملتا ہے، چوہان خاندان کے راجپوتوں سے جاٹوں میں تبدیل ہوئے اور پھر جاٹوں سے بشنوئی قوم میں شامل ہوئے۔ مذہب بھی بشنوئی ہے، اور قوم بھی بشنوئی، میرے باپ کا نام "بھورا رام" ہے، اور گوٹ ٹانڈی ہے۔ بشنوئی قوم میں وہ ایک مشہور معزز مہمان نواز آدمی تھے۔

تعلیم بشنوئیوں کو تعلیم کا شوق مطلق نہیں، میں پہلا بشنوئی ہوں جسنے سب سے پہلے اپنی قوم میں تعلیم پائی، انٹرنس میں انگریزی پڑہتا تھا کہ شوق شاعری نے بغل میں ایسی گدگدی کی کہ اسکول چھوڑ دیا۔ مگر والد صاحب مرحوم نے کوشش کرکے لاہور میں ایک ڈاکٹری کالج میں داخل کروایا مگر وہاں لفظ مسیحا کے سوا کچھ نہ سیکھا اور کالج کو چھوڑ کر غزل گوئی میں مصروف ہوا۔ اور مشاعروں میں جانے لگا، ایک دن ایک غزل جسکا یہ مطلع تھا:۔

پہلے نہ سوجھتی تھیں، یہ چالیں صبا تجھے
کوئے صنم کی لگ گئی شاید ہوا تجھے

پڑھی، مطلع کی تعریفیں ہوئیں، مگر بعد ازاں ایک شعر پہ جو ناموزوں تھا ایک صاحب نے کہا کہ یہ شعر بحر اور وزن سے خارج ہو گیا، اسپر لاہور ہی میں ایک عالم فاضل سے عروض پڑہنا شروع کیا، دو سال تک یہ سلسلہ جاری رہا، مگر طبیعت سیر نہ ہوئی، بالآخر شہر سامانہ ریاست پٹیالہ پہنچا۔ وہاں ایک عالم اعلم حضرت مولانا سید عنایت علی صاحب مجتہد العصر والزمان مرحوم کی خدمت میں دس بارہ

برس حاضر رہکر متعدد فارسی اور علم عروض و فن شعر کی کتابیں پڑہیں، اور اُنتیس سال کی عمر میں بعد تحصیل فن شعر و ادب واپس وطن آیا۔ پہلے غزل لکھتا رہا، مگر بعد ازاں جب زمانہ کا رنگ دیکھا تو طرز شاعری کو بدلا۔ اور اسلامی روایات پر بیشمار نظمیں لکھیں، خصوصاً اہلبیت اطہارؑ کی مدح وثنا میں اب تک مصروف رہا اور ہوں، اگرچہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کی مدح وثنا میں دفتر کے دفتر لکھ ڈالے مگر صحابہ کی تعریف میں بھی متعدد نظمیں لکھی ہیں۔ بلکہ ہندو۔ سکھ۔ مرہٹوں آریاؤں وغیرہ کے متعلق بھی چند منظوم کتابیں لکھی ہیں، اور سرکار انگریزی کی بھی مدح سرائی کی ہے۔

حیدر آباد دکن۔ بھوپال۔ رام پور۔ بہاول پور۔ پٹیالہ کے درباروں میں نظمیں پڑہیں۔ پچھلی چار ریاستوں میں مہمان ہوا، ان کے والیانِ ذیشان سے نیاز حاصل ہوا، انعام وصلہ وخلعت بھی عنایت ہوئے۔

رام پور میں چھ سات مرتبہ مہمانِ ریاست ہوا۔ اور دربار میں نواب صاحب رامپور نے بزبانِ خود باوازِ بلند داد دی۔ بھوپال میں دو مرتبہ مہمانِ ریاست ہوا۔ سرکار عالیہ بیگم صاحبہ نے پسِ پردہ بیٹھکر نعتیہ کلام سماعت فرمایا سب سے زیادہ قدردانی بھوپال میں ہوئی، اور سب سے کم پٹیالہ وبہاول پور میں۔

حیدر آباد دکن میں مہاراجہ بہادر سرکشن پرشاد صاحب یمین السلطنۃ سے خوب نیاز حاصل ہوا، اور خوب انعام پایا، اور بہت دادِ سخن ملی۔ حتّےٰ کہ مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح نے اپنے قلم مبارک اور دستِ شریف

سے یہ شعر ایک دن خوش ہو کر لکھ کر دیا :-

ہے سخن گوئی میں فرد منتخب   کوثری بھی انوری سے کم نہیں

حیدرآباد دکن میں ایک کالج کا علمی جلسہ تھا جسمیں بڑے بڑے علماء فضلاء، شعراء شامل تھے، میں نے ایک قصیدہ عرفی کے قصیدے پر گر بزبانِ اُردو کہکر اس جلسہ میں پڑھا، جسکا مطلع یہ ہے :

کیونکر نہ آسمان سے اونچی ہو شانِ علم
حیدرؓ پھریرا، اور نبیؐ ہے نشانِ علم

دوسرا شعر :

میداں میں ذوالفقار، دو دم اور علیؓ کا ہاتھ
منبر پہ مصطفےٰؐ کی زباں اور بیانِ علم

خوب داد ملی، اور جلسہ کی کارروائی بندہ کے ہاتھ رہی، حضور نظامِ دکن میں کلام پہنچا، مگر میں نہ پہنچا۔ کیونکہ میں وہاں سے جلدی چلا آیا۔ ایک مرتبہ یہ قصیدۂ علم رام پور کے جلسۂ کالج میں پڑھکر میں نے دادِ سخن لی تھی۔

سرکار انگریزی کی مدح سرائی کے صلہ میں خلعت شاہی، کرسی نشین۔ ڈسٹرکٹ درباری۔ اسپیسر آنریری رنگر وٹنگ آفیسر کے اعزاز اور متعدد سندات زرّیں ملیں، نیز پچاس روپے سالانہ کی جاگیر تاحین حیات عطا ہوئی "تھینکیو" بھی ملا

کوثری کیا لاٹ صاحب سے نشانی مانگیے
یاد رکھنے کے لیئے کافی ہے اُن کا تھینکیو

میرے تمام کلام کے اشعار کی تعداد پچاس ہزار ہوگی، جن میں سے تھوڑے

سے شعر وقتاً فوقتاً اخبارات۔ رسالہ جات میں شایع ہوئے ہیں میرے
کلام کو شایع کرنے کے لیئے بہت سے نادیدہ مشتاقوں نے لکھا، مگر میرا ارادہ
ہے کہ اپنے تمام کلام کو کتابی صورت میں خود ہی شایع کروں اور اس توشہ
آخرت سے کچھ دُنیا میں بھی فائدہ اُٹھاؤں، بعض تذکرہ نویسوں نے میرے
حالات بھی اشاعت کے لیئے مانگے، مگر بوجہ کاہلی لکھ نہ سکا اور اُنسے شرمندہ رہا۔
اہلِ اخبارات نے ازراہ قدردانی و حُسنِ ظن مجھ ہیچمداں کے نام کے ساتھ
"فردوسیِ ہند" اور "قادر الکلام" کے معزز خطاب بھی رقم فرمائے +

میں نے ہر قوم و ملت کی نظم لکھی ہے، اور ہر ایک قسم کی نظم کہی ہے
میری تصانیف بہت ہیں اور سب کی سب مفید و مؤثر ہیں۔ مضامین
تمام نئے ہیں، میں نے عہد کیا ہے کہ کوئی پامال شدہ مضمون نہ باندھونگا
اور ارباب سخن جس شعر کو نیا نہ تسلیم کرینگے اُس کو نکال دونگا۔

میں نے ہفت بند کاشی کو بزبان فارسی تضمین کیا ہے، اور حضرت حافظ
شیرازی کی بعض غزلیات بھی فارسی میں تضمین کی ہیں۔ فارسی اشعار میں نے
شروع شاعری میں کہے تھے، اب صرف اُردو شعر کہتا ہوں۔

ایک دیوان غیر منقوطہ ردیف وار محمدؐ و آلِ محمدؐ کی مدح میں لکھا ہے
جس میں اپنا نام دلورام بجائے تخلص لایا ہوں، جو قدرتی غیر منقوطہ ہے چونکہ
قدرت کو منظور تھا کہ میں ایک شاعر ہوں گا اور بے نقط شعر بھی کہا کرونگا
اس لیئے میرے والدین کی زبان سے میرا نام غیر منقوطہ رکھوا دیا۔

میں نے علماء سے فن شعر۔ علم عروض، اُردو۔ فارسی لٹریچر برسوں تک

پڑھا ہے، مگر شاعری میں کسی شاعر کو اپنا اُستاد نہیں بنایا۔ کیونکہ ایک عالمِ ذی علم نے مجھے ہدایت فرمائی کہ کسی شاعر کو اُستاد نہ بناؤ، تم قدرتی ایک بہت بڑے شاعر ہوگے، اس لیئے کسی شاعر سے اصلاح نہ لی۔ حالانکہ میری ابتدائی شاعری کے زمانہ میں حالؔی۔ داغؔ۔ امیرؔ جیسے اساتذۂ باکمال موجود تھے، اخبارات میں نظمیں دیکھ دیکھکر نادیدہ قدر دانوں نے میرے پاس تقریباً پانچ ہزار خطوط برائے خریداری کلام دس سال کے عرصہ میں روانہ فرمائے جو میرے پاس جمع ہیں۔ میری عمر اسوقت ۴۱ سال کی ہے، اور تمام ہندوستان میرے نام سے واقف ہے بلکہ دیگر ممالک تک بھی میری نظمیں پہنچی ہیں، اور وہاں سے بھی خطوطِ دادو تحسین حاصل ہوئے ہیں۔

مجھے خدا نے عیوب دُنیا سے محفوظ رکھا ہے۔ میں گوشہ نشین رہنا پسند کرتا ہوں، خواب مجھے بہت نظر آتے ہیں، اور وہ سب سچے خواب ہوتے ہیں

شروع شاعری میں میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں سخت تشنہ لب ہوں، اپنی والدہ صاحبہ سے میں نے پانی مانگا، اُنہوں نے پانی بتایا مگر وہ پانی سُرخ رنگ کا تھا، میں نے نہیں پیا، اور اپنی والدہ صاحبہ سے عرض کی کہ میں دعا کرتا ہوں، ابھی بارش ہوگی، چنانچہ بارش شروع ہوئی اور بڑے بڑے قطرے سفید رنگ کے آسمان سے گرے، اور میں نے دونوں ہاتھوں سے اوپر کا اوپر پانی لیکر خوب پیا اور سیر ہوگیا۔ ایک عالم نے اسکی تعبیر بتائی کہ تم خوب تحصیل علم کروگے اور رحمتِ الٰہی تم پر نازل ہوگی۔

پھر میں نے خواب دیکھا کہ بشنوئی مذہب کے بانی مبانی جو ایک صوفی

درویش اور سادھو تھے اور جنکا نام "جاماجی" تھا، موجود ہیں، اور چاند آسمان سے نیچے آیا ہے، اور میں اُسپر اپنا نام لکھ رہا ہوں. میں نے جاماجی سے کہا کہ دلّو رام کوثری لکھوں یا صرف دلّو رام؟ اُنھوں نے فرمایا کہ مع تخلّص کے نام لکھو۔ میں نے لکھ دیا۔ پھر چاند آسمان پر گیا، اور اُس میں میرا نام رقم شدہ چمکتا تھا، اور لوگ دیکھتے تھے، اس کی تعبیر ایک عالم نے یہ بتائی کہ تمہارا نام تمام جہان میں روشن ہوگا، اور کسی طرح کا سکّہ بھی چلے گا +

کوثری تخلّص میں نے خود دھلی میں برف کی سرائے کے سامنے ٹہلتے ہوئے سوچا تھا۔ یہ تخلّص نیا ہے۔ فردوسی کا ہمسایہ ہوں، فردوس اور کوثر آس پاس ہیں، مگر فردوسی کے بعد کوثری تخلّص کسی کو بھی نہ سوجھا +

قصّہ کوتہ تمام قصّہ رہ گیا
کوثری کا نصف حصّہ رہ گیا

حالات بہت ہیں، مگر یہی کافی ہیں +

دلّو رام کوثری

یکم جون ۱۹۴۴ء

ہر مسلمان کی خدمت میں عرض ہے

کہ جناب چودھری دلو رام صاحب کوثری کا کلام اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اسکی چند کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کرے ایک ہزار کاپیاں میں خود بھی مفت دونگا۔ چنانچہ میں نے اعلان کر دیا ہے اور غیر مسلم اور مسلم بھائیوں کی بکثرت درخواستیں اسکی طلب میں آ رہی ہیں۔

اسکی قیمت بہت کم یعنی صرف چار آنے رکھی گئی ہے لیکن جو لوگ مفت تقسیم کرنے کو ۲۵ سے زیادہ جلدیں خریدینگے اُن سے تین آنے فی کتاب قیمت لی جائیگی۔ ۲۵ سے کم کی خریداری میں رعایت نہ ہوگی۔

جن مسلمانوں کی نظر سے یہ کتاب گزرے، اُن پر فرض ہے کہ تھوڑی بہت کتابیں مفت تقسیم کرنے کو خریدیں۔

کوثری صاحب کے کلام کا یہ پہلا حصہ ہے بعد کے حصے بھی بہت جلد حاصل کر کے شائع کئے جائینگے، خریداروں کو اپنی درخواستیں درج رجسٹر کرا دینی چاہئیں۔ پتہ:-

"حلقہ مشائخ بکڈپو دہلی"

ضروری ہدایت جہاں جہاں آریہ سماجی بھائیوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں میں بگاڑ پیدا کر دیا ہو، وہاں اس کتاب کو تقسیم کرنا بہت ہی ضروری ہے اور اس سے بڑا ثواب ہوگا۔

راقم حسن نظامی

یوم عید الاضحی ۱۳۴۲ھ

سیرۃ محمدیہ

جناب شردھے پرکاش دیو کی لکھی ہوئی نہایت غیر متعصبانہ کتاب جس میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی کے حالات لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب ہر غیر مسلم کے پڑھنے کے قابل ہے، آریہ سماجیوں نے جو جھوٹی، جھوٹی باتیں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات مقدس کی نسبت مشہور کر رکھی ہیں، یہ کتاب اُن سب کی تردید کرتی ہے +

یہ چونکہ ایک پکے ہندو کی لکھی ہوئی کتاب ہے، اس لیئے ہر غیر مسلم اس کتاب کی سچائی پر بھروسا کر سکتا ہے۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کتاب کی متعدد جلدیں خرید کر غیر مسلم قوموں میں مفت تقسیم کریں +

قیمت آٹھ آنے

ملنے کا پتہ

حلقہ مشائخ بک ڈپو دہلی